Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666

باب نمبر 15 — کھانیاں

کہانیاں سننا ہر بچے، بڑے، جوان، بوڑھے سب کو پسند ہے اور کہانی لکھنا فن ہے۔ کچھ لوگ اس میں ماہر ہوتے ہیں۔ اگر آپ کو کہانی لکھنے کے لیے کہا جائے تو درج ذیل باتیں ذہن نشین کر لیں۔

کہانی لکھنے کے لیے ہدایات:

1- کہانی کا آغاز ایسا ہو کہ قاری اس سے لطف اندوز ہو۔
2- کہانی کو فعل ماضی میں لکھیں کیونکہ اس کا تعلق گزرے ہوئے وقت سے ہوتا ہے۔
3- کہانی لکھتے وقت واقعات کی ترتیب کا خاص خیال رکھیں۔
4- کہانی کا انجام نہایت پر اثر ہو۔
5- کہانی کو زیادہ طویل نہ کریں۔ مختصر مگر مکمل ہو اور اسے پیراگرافوں کی صورت میں پیش کریں۔
6- کہانی کا عنوان ضرور لکھیں اور اس سے جو اخلاقی سبق حاصل ہو اسے بھی آخر میں لکھیں۔

چند کہانیاں درج ذیل ہیں۔

(1) اخلاق نبوی ﷺ

ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بہترین اخلاق کے مالک تھے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ "اے نبی! بے شک آپ اخلاق کے بلند درجے پر ہیں"۔ خود حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں"۔ آپ ﷺ کے اچھے اخلاق سے متاثر ہو کر کافر اور دشمن مسلمان ہو جاتے تھے۔

آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ اللہ ایک ہے صرف اسی کی عبادت کرو۔ بتوں کو پوجنا چھوڑ دو۔ یہ سب سن کر کافروں نے آپ ﷺ پر ظلم کی انتہا کر دی۔ لیکن آپ ﷺ پھر بھی ان کے ساتھ نرمی سے پیش آتے۔

مکے میں ایک بڑھیا رہتی تھی وہ کافر تھی اور آپ ﷺ کی سخت دشمن تھی۔ جب آپ ﷺ گلی سے گزرتے تو آپ ﷺ پر اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ پھینک کر اپنی نفرت اور دشمنی کا اظہار

www.downloadclassnotes.com

کرتی۔ یہ اس کا روزانہ کا معمول تھا اور آپ ﷺ خاموشی کے ساتھ وہاں سے گزر جاتے کچھ نہ کہتے۔ ایک دفعہ وہ بڑھیا بیماری پڑ گئی اور جب کئی روز تک اپنے گھر کی چھت پر نظر نہ آئی اور نہ ہی کوڑا آپ ﷺ پر پھینکا تو آپ ﷺ نے لوگوں سے اس بڑھیا کی بابت پوچھا تو پتا چلا وہ بیمار ہے۔ یہ سن کر حضور اکرم ﷺ کو بڑھیا پر ترس آیا۔ آپ ﷺ اس کے ہاں تشریف لے گئے اس کی خیریت پوچھی اور اس کی دیکھ بھال کی۔ بڑھیا شرم کے مارے پانی پانی ہوگئی اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ اس نے ایسا اخلاق اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ وہ اس قدر متاثر ہوئی کہ فوراً ہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔

اخلاقی سبق: اخلاق میں بڑی طاقت ہے

(2) کوشش سے کامیابی ممکن ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شکاری اپنا جال لے کر جنگل میں پہنچا۔ ایک مناسب جگہ دیکھ کر دانے زمین پر بکھیرے اور جال بچھا کر خود دور جا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ بھوکے کبوتروں کا ایک غول خوراک کی تلاش میں اڑتا ہوا ادھر آ نکلا۔ کبوتروں کو جیسے ہی زمین پر دانے بکھیرے نظر آئے وہ نیچے اترنے کی تیاری کرنے لگے۔ ایک بوڑھے اور دانا کبوتر نے انہیں روکا اور کہا کہ مجھے تو یہ کسی شکاری کی چال معلوم ہوتی ہے۔ ان دانوں کے قریب ہی کہیں جال بھی بچھا ہوگا۔

لیکن بھوکے کبوتروں نے اس کی بات نہ مانی اور زمین پر اتر آئے سب کبوتر جلدی جلدی دانے چگنے لگے اور انہیں خبر بھی نہ ہوئی کہ کب سب کے سب جال میں پھنس گئے۔ شکاری نے جب کبوتروں کو جال میں پھنسے دیکھا تو بہت خوش ہوا اور اپنی کمین گاہ سے نکل کر جال کی طرف چل پڑا تا کہ کبوتروں کو پکڑ سکے۔ شکاری کو دیکھ کر کبوتر اپنے اپنے طور پر اڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ مگر وزنی جال کے باعث کامیاب نہ ہو سکے۔ تب اس بوڑھے اور دانا کبوتر نے کہا کہ اس طرح ہم بچ نکلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے اور بالآخر شکاری کے ہتھے چڑھ جائیں گے۔

میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے جس پر عمل کر کے ہم یقیناً اس مصیبت سے چھٹکارا پا سکتے ہیں۔ تمام کبوتر اس دانا کبوتر کی بات غور سے سننے لگے۔ عقل مند کبوتر نے کہا بھائیو! سب مل کر زور لگاؤ اور کوشش کرو۔ کیونکہ کوشش سے ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں اور کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ سب کبوتروں نے مل کر کوشش کی اور شکاری کے جال سمیت اڑ گئے

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666
www.downloadclassnotes.com

شکاری ہکا بکا دیکھتا رہ گیا۔ کبوتر ایک قریبی درخت پر اتر گئے۔ جال درختوں کی شاخوں میں پھنس گیا اور اس طرح سب کبوتر آزاد ہو گئے۔

نتیجہ: کوشش سے کامیابی ممکن ہے۔

(3) اورنگ زیب کی بہادری

اورنگ زیب عالمگیر مغلیہ خاندان کا ایک نامور مسلمان بادشاہ تھا۔ وہ بہت عقل مند، بہادر اور دین دار تھا۔ اس نے سلطنت کا بہترین انتظام کیا۔ اس کا شمار دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں میں ہوتا تھا۔ وہ اتنا دین دار تھا کہ اپنے خرچ کے لیے خزانے سے ایک روپیا بھی نہیں لیتا تھا بلکہ اپنے ہاتھ سے قرآن مجید لکھ کر گزارا کرتا تھا۔

ایک دفعہ اورنگ زیب کسی جنگی مہم پر جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ کچھ سپاہی تھے۔ ان کا گزر ایک جنگل میں سے ہوا۔ انہوں نے کچھ دیر کے لیے جنگل میں پڑاؤ کیا۔ سپاہی ادھر اُدھر بکھر گئے اور اورنگ زیب نماز ادا کرنے لگا۔

جب اورنگ زیب نماز ادا کر رہا تھا تو اس نے دور سے شیر کے گرجنے کی آواز سنی اس کا خیال تھا کہ شیر اِدھر کا رخ نہیں کرے گا اور جنگل میں غائب ہو جائے گا۔ لیکن اس نے محسوس کیا کہ شیر کی آواز قریب آتی جا رہی ہے۔ اب اس نے آنے والے خطرے کو بھانپ لیا۔ اورنگ زیب نے شیر کا خطرہ محسوس کر کے سلام پھیرا اور تلوار کے ایک ہی وار سے اس کے دو ٹکڑے کر دیے۔ اورنگ زیب نے تلوار ایک طرف رکھ دی اور نماز میں اسی طرح مصروف ہو گیا۔

جب اورنگ زیب کے سپاہی پلٹے تو انہوں نے حیرت سے ایک طرف شیر کی لاش دیکھی اور دوسری طرف بادشاہ کو نماز میں مصروف پایا۔ اورنگ زیب نے نماز کے بعد سپاہیوں کو بتایا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ ایک شیر ادھر آ نکلا تھا، میں نے اس کا کام تمام کر دیا۔ سپاہی بادشاہ کی بہادری پر عش عش کر اٹھے۔

نتیجہ: بہادر لوگ مصیبت سے نہیں گھبراتے

(4) جھینگر اور چیونٹی

کسی درخت کی اوٹ میں ایک چیونٹی کا بل تھا۔ اس کے پاس ہی ایک جھینگر بھی رہتا تھا۔ جھینگر بڑا ہی لاپرواہ اور سست تھا جبکہ چیونٹی بڑی محنتی تھی۔ جھینگر نے گرمیوں کے دن گانے اور موج اڑانے میں گزار دیے۔ بھوک لگنے پر اسے جو کچھ بھی ملتا کھا پی لیتا مگر اس نے سردیوں کے

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666
www.downloadclassnotes.com

لیے کچھ بھی بچا کر نہ رکھا۔ دوسری طرف چیونٹی سارا دن خوراک کی تلاش میں رہتی۔ جب بھی اس کا پیٹ بھر جاتا تو باقی کھانا اپنے بل میں لے آتی تاکہ سردیوں میں تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ اتنے میں سردیوں کا موسم شروع ہو گیا اور خوب برف پڑنے لگی۔ اب جھینگر کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا۔ وہ بھوکا مرنے لگا تو چیونٹی کے پاس گیا اور اس سے کھانا مانگا۔ چیونٹی نے اس کی التجا کو پس پشت ڈالتے ہوئے کہا کہ افسوس کہ تمہیں دینے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ ذرا یہ تو بتاؤ کہ گرمیوں میں تمہیں خیال نہ آیا کہ جب سردی آئے گی تو کیا کرو گے؟ اب جاؤ یہاں سے اور سردیوں میں گانے گاؤ اور بھوک سے مرو۔

نتیجہ: خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

(5) خاکے کی مدد سے کہانی لکھنا

خاکہ۔۔۔فاختہ اور شہد کی مکھی

دریا کے کنارے گھنا، سایہ دار درخت۔۔۔۔۔۔ درخت پر فاختہ کا گھونسلا۔۔۔۔۔۔ اسی درخت پر شہد کی ایک مکھی۔۔۔۔۔ دونوں کی آپس میں گہری دوستی۔۔۔۔۔۔ شہد کی مکھی کا پانی پیتے ہوئے دریا میں بہہ جانا۔۔۔۔۔۔ فاختہ کا پانی کی سطح پر پتا پھینکنا۔۔۔۔۔ شہد کی مکھی کا اس پر سوار ہو کر اڑ جانا۔۔۔۔۔ ایک روز شکاری کا جنگل میں آنا۔۔۔۔ فاختہ کی طرف بندوق کا نشانہ باندھنا۔۔۔۔ مکھی کا شکاری کے ہاتھ پر کاٹ لینا۔۔۔۔ فاختہ کا بچ جانا۔۔۔۔ نتیجہ۔

مکمل کہانی

کسی دریا کے کنارے شیشم کا ایک گھنا اور سایہ دار درخت تھا۔ درخت پر فاختہ کا گھونسلا تھا۔ وہ اپنے بچوں کے ساتھ خوش و خرم زندگی بسر کر رہی تھی۔ اسی درخت پر شہد کی ایک مکھی کا بھی ڈیرا تھا۔ دونوں چونکہ اکٹھی رہتی تھیں۔ اس لیے دونوں میں گہری دوستی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کو بہت چاہتی تھیں اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتی تھیں۔

ایک دن ایسا ہوا کہ شہد کی مکھی کو جب پیاس نے ستایا تو وہ دریا پر اپنی پیاس بجھانے کے لیے گئی۔ جب وہ پانی پینے لگی تو پانی کی ایک لہر آئی اور مکھی پانی میں غوطے کھانے لگی۔ بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو چکی تھی۔

اتفاق سے فاختہ کا ادھر سے گزر ہوا۔ اس نے اپنی دوست کو مصیبت میں دیکھا تو اس سے رہا نہ گیا۔ وہ اسے بچانے کی ترکیب سوچنے لگی۔ اس نے شیشم کا ایک پتا توڑا اور مکھی کے

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666
www.downloadclassnotes.com

Website: www.downloadclassnotes.com, Email: raoshahzadiftikhar@gmail.com, Contact # 0313-5665666

قریب پھینک دیا۔ مکھی نے پتا دیکھا تو اس پر سوار ہو گئی۔ کچھ دیر بعد جب اس کے پر سوکھ گئے تو وہ اڑ کر اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئی اور اس طرح فاختہ کی مدد کی وجہ سے مکھی کی جان بچ گئی۔ اب مکھی بھی کسی ایسے موقع کی تلاش میں تھی کہ فاختہ کے احسان کا بدلہ اتار سکے۔

بہت جلد مکھی کو اپنا احسان اتارنے کا موقع مل گیا۔ ایک دن اس جنگل میں ایک شکاری آ نکلا۔ وہ کسی شکار کی تلاش میں تھا۔ اچانک اس نے فاختہ کو درخت پر بیٹھا دیکھا۔ اس نے جھٹ بندوق سنبھالی اور فاختہ کی طرف نشانہ باندھ لیا۔

مکھی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ اس نے سوچا اب میں اپنی دوست کی جان بچا کر احسان کا بدلہ اتار سکوں گی۔ شکاری بندوق کا گھوڑا دبانے ہی والا تھا کہ مکھی فوراً اڑی اور شکاری کے ہاتھ پر کاٹ لیا۔ شکاری درد سے بلبلا اٹھا۔ اس کا ہاتھ ہل گیا اور نشانہ خطا ہو گیا۔ فاختہ فائر کی آواز سن کر اپنے گھونسلے سے اڑ گئی اور اس طرح اُس کی جان بچ گئی۔

نتیجہ: احسان کا بدلہ احسان۔

(6) شیر اور چوہا

کہانی کا خاکہ:

اک شیر سو رہا تھا۔۔۔ ایک چوہا اس کے جسم پر چڑھ گیا۔۔۔ شیر غضبناک ہو گیا۔۔۔ چوہے نے معافی مانگی۔۔۔ سیر جال میں پھنس گیا۔۔۔ چوہا دوڑا دوڑا آیا۔۔۔ رسیوں کو کاٹا۔۔۔ سیر آزاد ہو گیا۔۔۔ نتیجہ۔

مکمل کہانی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک تھکا ماندہ شیر ایک گھنے درخت کے سائے میں سو رہا تھا۔ وہ گہری نیند میں تھا۔ ایک چوہا قریبی بل سے نکل کر شیر پر دوڑنے لگا۔ شیر جاگ اٹھا۔ وہ سخت غصے میں تھا اور قریب تھا کہ وہ چوہے کو مار دے۔ چوہے نے شیر سے درخواست کی "اے جنگل کے بادشاہ مجھے معاف کر دیں شاید کسی دن میں آپ کے کام آسکوں"۔ شیر ہنسا اور چوہے کو چھوڑ دیا۔ چند دنوں کے بعد چوہے نے شیر کی دہاڑ سنی۔ وہ اپنے بل سے نکلا اور شیر کو شکاری کے جال میں پھنسے دیکھا۔ چوہے نے جال کی رسیوں کو کاٹنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر میں شیر جال سے آزاد ہو گیا۔ شیر نے جب اس چوہے کو دیکھا تو بہت خوش ہوا۔ چوہے نے کہا "اے جنگل کے بادشاہ! بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ آپ مصیبت میں ہوں اور میں مدد نہ کروں"۔

نتیجہ: بھلائی کا بدلہ بھلائی۔